رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

308

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یکشنبہ

۲۸ شعبان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ * ۳۱ امان ۱۳۳۶ ہش * ۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء * نمبر ۷۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۳۰ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ چند یوم کے لئے آج صبح بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے اس عرصہ کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت ناساز ہے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل مورخہ ۲۹ مارچ کو حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

شاہ فیصل کی طرف سے پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کی تعریف

"ان منصوبوں سے متاثر ہو کر میں نے بھی اپنے ملک کو انہی خطوط پر ترقی دینے کا فیصلہ کیا"

بغداد ۳۰ مارچ۔ عراق کے شاہ فیصل نے پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کی تعریف کی ہے کل انہوں نے پاکستان کے ایک صحافتی وفد سے ملاقات کے دوران پاکستان کی رفتارِ ترقی کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ آج سے تین سال پہلے جب میں پاکستان گیا۔ تو وہاں ان منصوبوں سے اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ میں بھی اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے ایسے ہی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کروں گا۔ چنانچہ اب عراق بھی خاصی حد تک صنعتی اور زرعی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ پاکستان کے دورے کو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ وہاں میں نے دوسری باتوں کے علاوہ صنعت و زراعت کے میدان میں زبردست ترقی دیکھی جو ہر لحاظ سے خوشکن تھی۔ پاکستان کا یہ وفد عراق کی ایک ہفتہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے وہاں گیا ہوا ہے۔ شاہ فیصل آج کل شمالی عراق کے صنعتی علاقے کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے موصل اور سلیمانیہ کے قریب متعدد نئے کارخانوں کا افتتاح کیا ہے۔ پاکستان کے صحافتی وفد کو انہوں نے سلیمانیہ میں ہی ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ گذشتہ بدھ کو شاہ فیصل اور وارثِ تخت امیر عبدالالہ بغداد سے موصل گئے تھے۔ جہاں انہوں نے کپڑے کے ایک بہت بڑے کارخانے کا افتتاح کیا۔ جو چار کروڑ روپے کے سرمائے سے قائم کیا گیا ہے۔ وہاں شاہ فیصل نے شکر کے ایک کارخانے کا بھی سنگ بنیاد رکھا اسی طرح انہوں نے سرچنار میں سیمنٹ کے ایک کارخانے کا افتتاح کیا ہے۔

پاکستان کو ایک سو فنی ماہروں کی خدمات مہیا کی جائیں گی

اقوام متحدہ فنی امداد کے پروگرام پر پچاس لاکھ روپے صرف کریگی

کراچی ۳۰ مارچ پاکستان میں اقوام متحدہ کے فنی امداد بورڈ کے صدر مسٹر گل کرائسٹ نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ ۱۹۵۷ء میں پاکستان کی فنی امداد کے پروگرام پر پچاس لاکھ روپیہ صرف کرے گی۔ آپ نے کہا کہ اس رقم کی منظوری جنرل اسمبلی نے حال ہی میں دی ہے۔ اس کے تحت پاکستان کو ایک سو فنی ماہروں کی خدمات مہیا کی جائیں گی۔ اور پینتیس پاکستانیوں کو غیر ممالک میں تربیت دی جائے گی۔

محترمہ امام بی بی صاحبہ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی ٹھیکیدار حضرت محمد اکبر صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ امام بی بی صاحبہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعہ چار بجے ۹۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی روز نماز جمعہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد جنازے کی نماز پڑھائی جس میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

(باقی صٹ پر)

راج شاہی میں میڈیکل کالج کھولنے کی تجویز

ڈھاکہ ۳۰ مارچ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر صحت نے کل اسمبلی میں بتایا چاٹگام میں میڈیکل کالج کے قیام کے بعد راج شاہی میں بھی ایک میڈیکل کالج کھول دیا جائے گا۔

م حقیقت پسندی کی نظر سے حل کرنے کی کوشش کی ہے

حقیقت پسندی کا ثبوت

بون ۳۰ مارچ۔ مغربی جرمنی کے وائس چانسلر مسٹر بلو شر نے پاکستان سے برن واپس پہنچنے کے بعد کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کو م

سویز سے جہازوں کا پہلا قافلہ گزرا

قاہرہ ۳۰ مارچ۔ تقریباً چار ماہ کی بندش کے بعد کل نہر سویز پھر بین الاقوامی آبی شاہراہ کی حیثیت سے کھول دی گئی۔ کل شمالی سرے سے دس جہازوں کا پہلا قافلہ نہر میں داخل ہوا۔ اور بخیر و خوبی جنوبی سرے پر بندرگاہ سویز تک پہنچ گیا۔ قاہرہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نہر ۱۰ اپریل تک ہر قسم کے جہازوں کی آمد و رفت کے لئے کھل جائے گی سردست صرف ۲۰ ہزار ٹن تک کے جہازوں کو گذرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ آخری بڑی رکاوٹ امید ہے آئندہ چند دنوں میں دور ہو جائیگی۔

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۷ء کی شام کو مکرم السید سلیم الجابی کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے معززین احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوت میں دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بھی تشریف لائے ہوئے تھے

مکرم السید سلیم الجابی صاحب کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امۃ الشکور صاحبہ بی اے بی ٹی بنت مکرم شیخ محمد لطیف صاحب مرحوم کے ہمراہ گزشتہ سال پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے آمین۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء

یہ علمیّت کا دور ہے

معاصر نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۶ء میں ایک عبرت انگیز مضمون جناب ابوالاحمد مولانا محمد عبداللہ ارھیانوی کے قلم سے "اسلامی تبلیغ کا انقلابی پروگرام" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ فاضل مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"موجودہ دور میں مغیبات پر سے پردے اٹھ رہے ہیں۔ اور نبی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی خبریں امکان کے دائرہ سے نکل کر وقوع کی وسعت و پنہائیوں میں جلوہ ریز ہو رہی ہیں۔ ہزارہا اطلاعات۔ سینکڑوں پیشگوئیاں جن کے تسلیم کرنے کے لئے دنیا تیار نہ تھی۔ آج مشینوں کے دور اور سائنس کے انکشافات و ایجادات کے زمانہ میں گم کردہ منزل اور گم کردہ راہ دنیا ماننے پر مجبور و مضطر ہے۔ ہوائی جہازوں کی تیز رفتاری۔ مصنوعی بارش کے تجربات۔ آواز ایسی لطیف اور غیر مرئی شے کو قبضہ میں لے آنے۔ ہوا پر حاکمانہ تصرفات کے تجربے۔ الیکٹرک کے ہزارہا سائنسی مشاہدے بلاشبہ نبی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی اطلاعات کی تصدیق کرتے رہے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ نئی ایجادات اور سائنس کے نت نئے تجربات اور روزمرہ کے حیرت انگیز مشاہدات نے اب قرآن و حدیث کی دی ہوئی اطلاعات کی تصدیق کے لئے انسانیت کو مجبور کر دیا ہے۔ قرآن نے کہا۔

"ہم ضرور دکھائیں گے ان کو اپنی نشانیاں کائنات اور ان کے نفسوں میں یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے گا ان پر کہ اسلام تو ضرور سچا (حق) ہے"۔

اس کے بعد اسلام کو دنیا میں پیش کرنے کے لئے فاضل مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"دیکھنے والوں کے لئے یہ ایجادات درس نصیحت ہیں۔ اور ان میں اسلام کی تصدیق و حقانیت کے لئے واضح دلائل ہیں۔ ہزارہا روایات آج اپنی صداقت اور سچائی کا اعلان کر رہی ہیں۔ پس موجودہ دور میں اسلام کی سب سے اہم اور بڑی خدمت یہ ہے کہ اسلامک لٹریچر کو دنیا کی تمام مروجہ زبانوں میں کثرت سے شائع کیا جائے۔ اور منکرین عالم کو نئی قدروں اور نئے معیاروں کی روشنی میں باور کرایا جائے۔ کہ عالمی اور بین الاقوامی مشکلات کا حل اور فکر و فطرت انسانی کا ترجمان صرف اسلام ہے۔ اسلام ہر زمانہ کے مطابق اپنے اندر ایسے انقلابی اور مکمل اصول و آئین رکھتا ہے۔ جس پر ہر زمانہ میں بین الاقوامی نظام حکومت واقعی قائم کیا اور چلایا جا سکتا ہے۔ اسلام سے بے خبر دنیا کے سامنے اسلام کے پیش کرنے کا فریضہ امتِ محمدیہ پر اس وقت خاص طور پر شدت سے عائد ہو رہا ہے۔ آج سے پونے چودہ سو برس سے اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور فرض عائد کیا جا چکا ہے۔ قرآن اور احادیث میں بالخصوص موجود ہیں۔ نبی عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سارا کام امت مسلمہ کے سپرد فرما گئے ہیں۔ اور اس کام کے کرتے رہنے کے لئے تاکید فرما گئے ہیں۔ آپؐ کے دنیا سے روپوش ہو جانے کے بعد خیر قرون اور بعد کے مسلمانوں نے حسن اسلوبی سے اس کام کو کر دکھایا۔ عادلہ حکومتیں قائم کیں جہاں تک خود پہنچ سکے۔ اسلام کو اس سے بھی آگے تک پہنچایا۔ تمام جسمانی اور روحانی ذرائع کو کام میں لائے۔ جس کی تفصیل کتب تاریخ میں موجود ہے۔ لیکن اب ہم جس دور سے گذر رہے ہیں، یہ علمیت اور عقلیت کا دور ہے۔ علمی اور عقلی معیار پر رکھ کر نظریات و عملیات کو قبول کیا جاتا ہے"۔

پھر فاضل مضمون نگار مسلمانوں کی غفلت کا اس طرح نقشہ کھینچتا ہے

"نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی ☆ حدی را تیز تر میخواں چو محمل را گراں بینی

کس قدر عبرت انگیز اور فکر افزا بات ہے۔ کہ غیر مسلم مشنریاں اپنے اپنے مذاہب (جیسے بھی ہیں) کی نشر و اشاعت میں سرگرم اور تن دہی سے مصروف ہیں۔ ان قوموں کی سوسائٹیاں۔ بلکہ ان کی حکومتیں پشت پناہ بن کر ہر ایک قسم کی امداد کر رہی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ان کا کروڑوں لاکھوں روپیہ صرف ہو رہا ہے۔ اور ان کی ہر کمپنیاں اور ان کے مزدوروں تک اور ان کے چھوٹے بڑے سرمایہ دار حصہ رسدی اپنے ذمے لئے ہوئے ہیں۔ مسلم قوم میں بھی تو اوپر کی قسم کے سب لوگ موجود ہیں۔ لیکن کیا وہ بھی اپنے سچے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ میں اس طرح سرگرمی اور تن دہی سے حصہ لے رہے ہیں۔ اس سے آگے تفصیل کی ضرورت نہیں۔ بات آپ کی نظر اور عقل سے باہر نہیں۔ پس اس سلسلہ میں اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے۔ کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ عند اللہ تعالیٰ کوئی جوابدہی کا طریقہ اور حل تلاش کیجیے۔

افسوس کہ مسلمانوں کا مقصد بھی غیر مسلموں کی طرح دنیا اور متاع دنیا بن چکا ہے۔ نجات آخرت جو ان کا مقصد اعلیٰ تھا۔ اس کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔ دماغ ماؤف اور طبیعتیں منجمد ہیں۔ اور دلوں پر غفلت کی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ جب حالات یہ ہیں۔ تو مسلمان تبلائیں۔ کہ اس وقت دنیا میں ان کا مقام کیا ہے۔؟ اور ان کی امتیازی شان کیا ہے؟"

ہم نے یہ تین طویل اقتباسات اس لئے دیئے ہیں کہ ظاہر ہو کہ وہ باتیں جو احمدیت آج سے ۶۶ سال پہلے سے مسلمانوں کے سامنے رکھتی چلی آئی ہے۔ آخر دوسرے مسلمانوں میں غور و فکر کرنے والے افراد بھی ان کی تائید کر رہے ہیں۔ احمدیت یہی پیش کرتی آئی ہے کہ

"ہم جس دور سے گذر رہے ہیں۔ یہ علمیت اور عقلیت کا دور ہے۔ علمی اور عقلی معیار پر پرکھ کر نظریات اور عملیات کو قبول کیا جاتا ہے"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات جس کو فاضل مضمون نگار آج محسوس کر رہے ہیں۔ آج سے ۶۶ سال پہلے مسلمان اہل علم حضرات کے سامنے پیش کی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ یہ زمانہ قلم کے جہاد کا زمانہ ہے۔ قلم کے ذریعہ ہمیں اسلام کا چہرہ ساری دنیا کو دکھانا چاہیئے۔ اور اسلامی اصول کی خوبیاں دوسرے مذاہب۔ مکاتب فلسفہ اور سائنس کے مقابلہ میں پیش کرنی چاہئیں۔ لیکن آپ نے صرف دوسروں کو ہی اس طرف توجہ دلانے پر اکتفا نہیں کی۔ اور صرف زبانی جمع خرچ نہ کیا۔ بلکہ آپ نے اس کام کا آغاز اپنے ہاتھ سے کیا۔ اور اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے عملی اقدامات کئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپ کی رہنمائی میں آپ کے بعد بھی آپ کے خلفاء نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ اور آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزمانہ کوششوں سے اسلام کی تعلیم دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کی قدم قدم پر مخالفت کی۔ وہ سوائے حسرت اور خسران کے کچھ حاصل نہ کر سکے۔ اور نہ کوئی اسلام کی خدمت ہی سرانجام دے سکے۔ ان کا بڑے سے بڑا کارنامہ جو ہے۔ وہ تاریخ اسلام میں ہمیشہ صرف یہ رہے گا۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر وہ اس میں بُری طرح ناکام ہوئے۔ اور اسلام حضور اقدس علیہ السلام کی کھڑی کی ہوئی جماعت کی کوششوں سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا۔ آخر میں ہم "نوائے پاکستان" کے کارپردازوں۔ احراری علماء دوسرے مخالفین احمدیت کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اس مضمون کو جو خود ان کے اخبار میں شائع ہوا ہے۔ غور سے مطالعہ کریں۔ اور پھر ان حقائق کی روشنی میں احمدیوں کی سرگرمیوں اور اپنی سرگرمیوں کی پڑتال کریں۔ اور عبرت حاصل کریں۔ اور سوچیں۔ کہ آج جس کام میں وہ اپنی قوت ضائع کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کی خدمت ہے۔ یا اسلام کی خدمت وہ ہے۔ جو احمدی اپنوں اور غیروں کی سخت مخالفتوں کے مقابل سرانجام دے رہے ہیں۔ آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:۔

گر کنی تکفیر قومم خود چہ کارے کردۂ
رو اگر مردی جہودے را باسلام اندر آر

چو نسیمِ صبحِ محشر پردہ بردارد زکار
کیست کافر کیست مومن خود بگردد آشکار

گر خردمندی برو کن فکرِ نفسِ خود نخست
لافِ ایماں خود چہ چیزے نورِ ایماں را بیار

چند بر تکفیر نازی چند استہزا کنی
رو بایمانِ خود و مارا بکفرِ ما گذار

نے ز فردوسم حکایت کن نہ از آلامِ نار
کز غمِ دینِ محمدؐ میزیم شوریدہ وار

اندر آں وقتیکہ یاد آید مہمِ دیں مرا
بس فراموشم شود ہر عیش و رنجِ ہر دو دار

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹ ایڈیشن ۱۹۵۲ء)

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں (۳۸) مجلس مشاورت کی مختصر روداد

یوم جمہوریہ کی پُرمسرت تقریب کو دین کا ایک حصّہ سمجھ کر وقار کے ساتھ مناؤ

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

(۱)

ربوہ ۲۳ مارچ آج صبح ساڑھے آٹھ بجے شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے یوم جمہوریہ کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کی۔ جو نمائندگان نے متفقہ طور پر منظور کی۔ (یہ قرارداد ۲۴ مارچ کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے)

یوم جمہوریہ اور جماعت احمدیہ اس کے بعد تلاوت قرآن پاک سے شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا

آج پاکستان کا یوم جمہوریہ ہے اس دن کو ایک دنیوی تقریب ہی نہ سمجھو بلکہ ہماری جماعت کو اسے دین کا ایک حصہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ پاکستان کی ترقی کے ساتھ دنیا کی روحانی ترقی کا گہرا تعلق ہے حضور نے فرمایا: گزشتہ سال سپین کی حکومت نے ہمارے مبلغ کو یہ نوٹس دیا تھا کہ وہ تبلیغ نہ کرے۔ یہ نوٹس اس نے اسی لئے دیا تھا کہ وہ پاکستان کو ایک کمزور ملک سمجھتی تھی اگر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو طاقت بخشے اور ساتھ اسے اسلام کی حقیقی روح بھی بخشے تو سپین ہی نہیں اگر یورپ کی ساری طاقتیں مل کر بھی ان کا مقابلہ کریں گی۔ تو انشاء اللہ ناکام رہیں گی۔ اسلامی حکومت تو دور کی بات ہے۔ ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ جو غریبوں پر مشتمل ہے لیکن اس کی تنظیم کی وجہ سے اس کا بھی اتنا اثر ہے کہ جب ہم نے سپین کے اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا تو وہاں کی حکومت نے صاف انکار کر دیا کہ ہم نے تو آپ کے مبلغ کو کوئی نوٹس نہیں دیا۔ اب دیکھ لو ہمارے پاس نہ کوئی طاقت ہے اور نہ قوت لیکن پھر بھی محض تنظیم کی برکت سے ہی سپین کی حکومت مرعوب ہو گئی۔ اس سے اندازہ لگا لو کہ اگر اللہ تعالیٰ پاکستان کو اور دیگر اسلامی ممالک کو طاقت بخشے اور ساتھ ہی حقیقی ایمان بھی بخشے تو مسلمانوں کی قوت میں کتنا اضافہ ہو جائے گا۔ اور کس طرح اسلام کا رعب طاری ہو جائیگا۔

حضور نے فرمایا آج یوم جمہوریہ کی وجہ سے اپنے ملک کی ترقی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شام کو چراغاں بھی کیا جا رہا ہے اور غربا کو کھانا بھی کھلایا جائے گا۔ ہماری دیگر جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس مبارک تقریب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں مگر وقار کے ساتھ حصہ لیں یعنی دعائیں کریں۔ چراغاں کر کے خوشی کا اظہار کریں۔ اور غربا کو کھانا کھلائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان کو ترقی بخشے اور ساتھ ہی اس میں اسلامی روح بھی پیدا فرمائے۔ اور موجودہ مشکلات کو دور کرے۔ درحقیقت ہم تو اس ترقی پر خوش ہو سکتے ہیں۔ جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حصہ ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ اسلامی روح بھی ترقی کرے۔ پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہر حقیقی ترقی ہمارے ملک کو عطا فرمائے پاکستان اپنی آبادی رقبہ اور ذرائع کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ اگر یہ ترقی کر گیا تو دیگر اسلامی ممالک بھی ترقی کریں گے اور اسے اپنا لیڈر تسلیم کریں گے اور اس طرح مسلمانوں کی اجتماعی طاقت اسلام کی ترقی کا باعث ہو گی۔ پس اصل ضرورت یہی ہے کہ اسلامی روح ترقی کرے تاکہ ہماری ترقی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی حصہ ہو۔

اس کے بعد حضور اقدس نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور پھر سب کمیٹی تعلیم کی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

سب کمیٹی تعلیم کی رپورٹ محترم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم نے سب کمیٹی تعلیم کی رپورٹ پیش فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ سب کمیٹی نے نظارت تعلیم کی تجویز منظور کرتے ہوئے یہ سفارش کی ہے۔ کہ پنج سالہ سکیم تعلیمی ترمنہ کو کامیاب بنانے کے لئے ایک علیحدہ انسپکٹر رکھا جائے اور اس کی تنخواہ، الاؤنس اور سفر خرچ کے لئے مبلغ بارہ سو روپیہ کی اضافی بجٹ میں منظور کی جائے۔

مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب نمائندہ حیدرآباد نے یہ ترمیم پیش کی کہ یہ خرچ غیر ضروری ہے۔ اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے پمفلٹ شائع کئے جائیں۔ اور فارم دکنیت جماعتوں میں تقسیم ہوں۔ مگر یہ ترمیم کامیاب نہ ہو سکی۔ اور نمائندگان کی اکثریت نے سب کمیٹی کی سفارش کے حق میں رائے دی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رائے کو منظور کرتے ہوئے فرمایا۔ فی الحال ایک سال کے لئے یہ انسپکٹر رکھ لیا جائے۔ ایک سال کے تجربہ کے بعد بھی اگر کامیابی نہ ہوئی۔ تو اس معاملہ کو دوبارہ شوریٰ میں پیش کر دیا جائے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کی تجویز نظارت اصلاح و ارشاد کی تجویز بھی چونکہ سب کمیٹی بجٹ کے سپرد ہی کی گئی تھی۔ اسلئے اس کمیٹی کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بتایا کہ اس تجویز میں ترمیم کرتے ہوئے سب کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ جماعتیں اپنی گرانٹ اور مقامی چندوں کا ایک حصہ ضرور اصلاح و ارشاد کے کاموں پر خرچ کیا کریں اور اس کے متعلق سہ ماہی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو بھیجا کریں اس تجویز کے متعلق جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان سے مشورہ طلب فرمایا۔ تو ۱۲۴ نمائندگان نے سب کمیٹی کی سفارش کے حق میں رائے دی اور ۳۴ نمائندگان نے نظارت کی اصل تجویز کے حق میں ووٹ دیئے۔ اصل تجویز میں یہ کہا گیا تھا کہ جماعتوں کو جو ریڈ دی جاتی ہے اس میں سے ۱۲ فیصدی اصلاح و ارشاد پر خرچ ہونی ضروری قرار دی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے سب کمیٹی کی سفارش کو منظور فرمایا۔

سب کمیٹی کی رپورٹ

حضور کے ارشاد پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سب کمیٹی بجٹ کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ صدر انجمن احمدیہ نے سال ۵۸-۱۹۵۷ء کے لئے ۱۵,۹۹,۸۴۸ روپیہ آمد کا تخمینہ پیش کیا ہے اور سب کمیٹی نے اس تخمینہ کو منظور کرنے کی سفارش کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سفارش کے متعلق نمائندگان کو رائے دینے کا موقع عطا فرمایا۔ ۲۴۳ نمائندگان نے اس تخمینہ آمد کے حق میں رائے دی۔ چنانچہ حضور نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے اس تخمینہ کو منظور فرمایا۔

جدید اخراجات

تخمینہ آمد کی منظوری کے بعد صدر بجٹ کمیٹی صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کا تخمینہ خرچ برائے سال ۵۸-۱۹۵۷ء پیش کیا اور اسی ضمن میں صدر انجمن کی مختلف نظارتوں اور اداروں کے مجوزہ اخراجات جدید کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات باری باری پیش کیں اور حضور ایدہ اللہ نے ان کے متعلق نمائندگان سے آراء طلب فرمائیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

جماعتیں اپنی آمد کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ چندوں کو زیادہ منظم کریں۔ نادہندوں سے بھی چندہ وصول کریں اور احباب انفرادی طور پر بھی اپنی آمدنیوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ ہماری ضرورتیں روز بدن بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ انہیں صرف اسی صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے جبکہ ہماری آمد بھی بڑھے

تخمینہ خرچ صدر انجمن احمدیہ: اس کے بعد حضور نے تخمینہ خرچ صدر انجمن احمدیہ کی مجموعی رقم مبلغ ۱۵۹۹۸۰۰ روپے کے متعلق آراء شماری کی ہدایت فرمائی۔ اور نمائندگان کے اتفاق رائے سے یہ رقم منظور فرمائی

ناظر صاحبان کے دورے بجٹ کی بحث میں مکرم میاں عطاء اللہ صاحب۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب نے حصہ لیا۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی نے مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلےٰ اول کی طرف سے اور پھر اپنی طرف سے گذشتہ سال میں جماعت کے دورے کی رپورٹ اور آئندہ سال کے لئے دوروں کے پروگرام کی تفصیل پیش کی۔ ان کے بعد مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد۔ مکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم۔ میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال اور صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ نے بھی اپنے اپنے دوروں کی رپورٹ اور آئندہ سال کا پروگرام پیش کیا۔

بجٹ تحریک جدید

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل الاعلےٰ تحریک جدید نے بجٹ تحریک جدید کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔ آپ نے بتایا کہ آئندہ مالی سال میں تحریک جدید کی کل آمد کا تخمینہ ۷۰۲۶۱۲۴ ہے جسے سب کمیٹی نے بھی منظور کرنے کی سفارش کی ہے۔ حضور نے اس پر نمائندگان سے رائے طلب فرمائی ۳۹۵ نمائندگان نے اس سفارش کو منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔ چنانچہ حضور نے بھی اسے منظور فرمالیا

اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ ایک نمائندہ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر تحریک جدید بھی جماعتوں کو کچھ گرانٹ دیا کرے تو اس سے چندہ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک یہ مفید تجویز ہے۔ جس پر غور ہونا چاہیئے۔ آئندہ سال بجٹ بناتے ہوئے اسے بھی مدنظر رکھا جائے اور تفصیلی طور پر اس پر غور کیا جائے۔

دفتر دوم کی اہمیت اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا چندہ تحریک جدید کے دفتر دوم کی طرف جماعتوں کو مزید توجہ کرنی چاہیئے۔ اس مد میں جس طرح ترقی کی امید تھی اس طرح ترقی نہیں ہوئی۔ اگر جماعتیں کوشش کریں اور ہر نوجوان کو دفتر دوم میں شامل کریں تو یقیناً اس میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔ حضور نے تحریک جدید کی آمد کا پس منظر واضح کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح بیرونی ممالک میں خصوصاً مغربی افریقہ اور انڈونیشیا میں جماعت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اس ترقی کا یہ نتیجہ ہے کہ افریقہ کے عیسائی حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے اور وہ برملا کہنے لگ گئے ہیں۔ پہلے تو ہم سمجھتے تھے کہ سارا افریقہ عیسائیت کی آغوش میں آجائے گا۔ لیکن اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس ملک کا آئندہ مذہب عیسائیت ہوگا یا اسلام۔

حضور نے فرمایا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں کے دوستوں پر چندہ تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے۔ اور اس ضمن میں بیرونی ممالک میں جو عظیم الشان کامیابی ہو رہی ہے۔ اور خوشکن نتائج نکل رہے ہیں۔ ان کی اہمیت سے جماعت کو اچھی طرح آگاہ کیا جائے تاکہ ہماری آمد بڑھے اور ہم اپنے مشنوں کو مزید ترقی دے سکیں۔ بارہ بجے حضور نے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس برخاست فرمایا۔

دوسرا اجلاس

۲۲ مارچ۔ آج تین بجے بعد دوپہر مجلس شوریٰ کا آخری اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضور کے ارشاد پر مکرم حافظ عبدالسلام صاحب نے تخمینہ اخراجات تحریک جدید برائے سال ۵۸-۱۹۵۷ء پیش کیا اور اس ضمن میں سب کمیٹی کی سفارشات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سب کمیٹی نے آئندہ سال کے لئے ۷۰۲۶۱۲۴ روپے کا تخمینہ منظور کرنے کی سفارش کی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے اخراجات جدید کی تفصیل پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آئندہ سال فلپائن اور جزائر فجی میں نئے مشن کھولنے کی تجویز ہے۔ جرمنی اور سپین کے مشنوں کو ترقی دی جائے گی۔ لندن کی مسجد فضل کی مرمت شعبہ تصنیف اور نئی لائبریریاں کھولنے کے اخراجات بھی مد اخراجات جدید کی مد سے کئے جائیں گے۔ مجموعی طور پر اخراجات کی رقم ۱۷۸۰۳۰۰ روپیہ پر مشتمل ہے۔

اخراجات جدید [illegible] حضور نے اخراجات جدید کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے نزدیک اخراجات جدید کی مدات میں کافی تبدیلی اور اصلاح کی ضرورت ہے اگر تحریک جدید کے افسر اس سلسلہ میں میرا مشورہ حاصل کرتے تو میں انہیں کئی ایک مفید تجاویز بتاتا۔ ہمارا نصب العین بجٹ بناتے وقت یہ ہونا چاہیئے کہ ہم کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں میرے نزدیک اس نصب العین کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

حضور نے فرمایا اس ضمن میں کراچی کے شیخ رحمت اللہ صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ شوریٰ اس شرط کے ساتھ اخراجات جدید کو منظور کرلے کہ تحریک جدید کے خرچ کا تخمینہ تو یہی رہے۔ البتہ اس کی مدات میں بعد میں میرے مشورہ اور ہدایت کے مطابق مناسب تبدیلی کرلی جائے۔ اور آئندہ بجٹ میرے مشورہ کے بعد بنایا جایا کرے۔ نمائندگان اس تجویز کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں

اس پر رائے شماری کی گئی ۳۹۹ نمائندگان نے اس تجویز کے حق میں رائے دی۔ حضور نے بھی اسے منظور کرتے ہوئے اعلان فرمایا۔ کہ بجٹ کا خرچ تو اتنا ہی رہے گا۔ البتہ مدات میں میں بعض تبدیلیاں کروں گا۔ جن سے خرچ میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا

فضل عمر ہسپتال کیلئے عطیہ جات اس مرحلہ پر حضور نے اعلان فرمایا کہ ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کی تعمیر کے لئے مکرم ملک صاحب خان صاحب نون نے ۲ ہزار روپیہ کا وعدہ کیا ہے اور کلکتہ کے سیٹھ محمد صدیق صاحب نے چھ ہزار روپیہ کا چیک پیش کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

چوہدری عبداللہ خانصاحب کی ایک تجویز حضور نے فرمایا چوہدری عبداللہ خانصاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ میں صحت کی بحالی کے لئے ایک دفعہ پھر یورپ جاؤں۔ میرے نزدیک صحت کی خاطر یورپ جانا یا نہ جانا تو ڈاکٹروں کے مشورہ پر منحصر ہے۔ جب تک ڈاکٹر مجھے یہ مشورہ نہ دیں کہ آپ کے لئے یورپ جانا ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نہیں جانا چاہیئے۔ بغیر اشد مجبوری کے اتنی رقم خرچ کرنا اور اپنے دوستوں اور عزیزوں سے جدائی گوارا کرنا مجھے پسند نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ [illegible]
[illegible] اور آج اتنا کام کرنے کے باوجود میری طبیعت اچھی رہی۔ اور اللہ تعالیٰ نے چار سال کے بعد پھر مجھے اس دفعہ شوریٰ میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے۔

میری بیماری کا اصل علاج دعا ہے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اس کے نزدیک باہر جاکر میری صحت مقدر ہے تو وہ آپ اس کے سامان کر دے گا۔ ہمارا کام یہی ہے کہ ہم دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر وہ آپ فضل کردیگا اور جو چیز بظاہر بری معلوم ہوتی ہے اس میں سے بھی نیک اثرات پیدا کر دے گا۔ مثلاً میں بیمار ہوا۔ تو اس سے بھی اللہ تعالےٰ نے کئی مفید کام لے لئے جماعت میں میری زندگی کے متعلق جو غلط احساس پیدا ہو گیا تھا۔ وہ دور ہوا پھر اس بیماری ہی کی وجہ سے خلافت کے متعلق فتنہ پھیلانے والوں کو جرأت ہوئی اور اس طرح یہ فتنہ ظاہر ہو کر جماعت کے سامنے آگیا۔ اور جماعت میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ ہم نے خلافت کے جھنڈے کو ہمیشہ بلند رکھنا ہے گویا جماعت فتنہ سے ہوشیار ہو گئی۔ اور اس کا اخلاص ظاہر ہو گیا۔ پس اصل علاج میری بیماری کا دعائیں ہی ہیں۔ سو تم دعائیں کرتے رہو اللہ تعالےٰ آپ صحت کے سامان پیدا کر دے گا۔

اختتامی دعا آخر میں حضور نے فرمایا۔ شوریٰ کی کارروائی اب ختم ہو چکی ہے۔ اب میں دعا کر دیتا ہوں دوست بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کو دعائیں کرنے اور اسلام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ خدا کرے کہ آپ نے خلافت کے قائم رکھنے کے متعلق جو عہد اسجگہ کیا ہے نہ صرف آپ کو بلکہ اولاد در اولاد قیامت تک آپ کی نسلوں کو اسے پورا کرنے کی توفیق ملتی رہے تاکہ اسلام کا جھنڈا قیامت تک بلند رہے ہمیں جو کچھ ملا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے۔ دراصل ہم انہیں کے لئے یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور ہماری ایک ہی خواہش اور تڑپ ہے اور وہ یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ سو دعاؤں کو اپنا شعار بناؤ۔ دعائیں کرتے ہوئے ہی اپنی اپنی جماعت میں واپس جاؤ اور جاکر کوشش کرو کہ جو بجٹ یہاں منظور کئے ہیں۔ آپ کی جماعت اسے پورا کرے بلکہ بجٹ سے زیادہ چندہ فراہم کرے تاکہ ہماری آمد زیادہ ہو اور ہم زیادہ فراغت اور سہولت کے ساتھ آپکی جماعتوں کی بھی اور مرکز کی بھی ضروریات کو پورا کرسکیں۔ اب میں دعا کرونگا پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور کشمیر کی آزادی کے لئے دعا کی جائے۔ اس کے بعد حضور نے لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ اور پھر تمام دوستوں کو اسلام علیکم اور انہیں جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی مساعی

افریقن مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے جدوجہد، تبلیغی کلاس کا اجراء

سواحیلی زبان میں لٹریچر کی طباعت اور اس کی اشاعت کا انتظام

(۲)

(از مکرم محمد منور صاحب مبلغ اسلام مقیم مشرقی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۷ء

رسالہ سواحیلی میں پاکستان کے متعلق خبریں اور معلومات بھی شائع ہوتی ہیں۔ پاکستان کے جمہوریہ بننے کی تقریب جس طرح عدن اور نیروبی میں منائی گئی۔ فوٹوؤں کے ساتھ نمایاں طور پر اسے شائع کیا گیا۔ عید الفطر کے موقعہ پر کمشنر پاکستان مسٹر افضل کا پیغام بمعہ ان کے فوٹو کے پچھلے صفحہ پر شائع ہوا۔

ماہ جولائی کا رسالہ حج نمبر تھا۔ جس میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے فوٹوؤں کے علاوہ کعبہ اور حاجیوں کے فوٹو بھی شائع کئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو بمعہ حضورؑ کی حج کے متعلق تعلیم کے شائع ہوا۔ حضورؑ کے خلفاء کے فوٹو اور بعض احمدی حاجیوں کے فوٹو بھی جن میں دو افریقن ہیں۔ طبع ہوئے۔ اس سال نیروبی سے دو احمدی بذریعہ ہوائی جہاز حج کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کی روانگی کی خبر ان کے فوٹوؤں کے ساتھ شائع کی۔ حج کے فوائد۔ اس کی حکمت۔ اس کا پس منظر۔ کعبہ کی معجزانہ حفاظت اور حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے خاندان کی بے مثال قربانی اور اس سلسلہ میں تمام واقعات پر مشتمل معلومات سے پُر مضامین شائع کئے گئے۔ افریقن مسلمانوں نے اس پرچہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ اسلام کی اشاعت اور اس کے دفاع کے لئے یہ رسالہ اس ملک میں بے نظیر کام کر رہا ہے۔ اس کی ترتیب۔ پروف ریڈنگ اور ترسیل وغیرہ خاکسار کے سپرد ہے۔

افریقن مسلمانوں کی تعلیم

دوسرے ممالک کی طرح مشرقی افریقہ میں بھی مسلمان تعلیمی لحاظ سے دوسروں سے پیچھے ہیں۔ اس کی ذمہ داری ایک حد تک مسلمان شیوخ پر ہے۔ وہ لوگوں کو سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس سے مسلمان کا ایمان جاتا رہتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس میں جو ایسٹر کی تعطیلات میں منعقد ہوئی تھی۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا۔ جس میں ٹانگانیکا کی حکومت کو پر زور الفاظ میں توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام کرے۔ یہ خبر انگریزی اور سواحیلی پریس میں چھپی۔ اس کے بعد حکومت کا جواب بھی شائع ہوا۔ کہ ہم مسلمانوں کی امداد کے لئے تیار ہیں۔ اس سے عام مسلمانوں میں قدرے بیداری پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے تعلیم کے متعلق سوچنا اور لکھنا شروع کیا۔ کینیا اور یوگنڈا کی حکومتوں پر بھی اس کا خوشگوار اثر ہوا۔ اور وہ مسلمانوں کی تعلیمی حالت بہتر بنانے کے لئے سکیمیں بنا رہی ہیں۔

ماہ جون میں مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ رئیس التبلیغ کے ہمراہ خاکسار کسومو کے علاقہ میں گیا۔ جو یہاں سے تقریباً اڑھائی سو میل دور ہے۔ وہاں کی افریقن جماعتوں سے مشورہ کے بعد ایک جگہ احمدی بچوں کے لئے سکول جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ اگلے سال پرائمری سکول کا اجراء ہو سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رسالہ سواحیلی میں بھی تعلیم کے بارہ میں خبریں اور خطوط شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعلیم یافتہ افریقن اس بارے میں بہت فکرمند ہیں۔

مقامی سواحیلی اخبار کو خاکسار نے ایک مفصل خط افریقن مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کے بارے میں لکھا ہے۔ اس میں موجودہ تعلیمی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے حکومت اور مسلمانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ میدان بھی جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں آئے گا۔ کیونکہ دوسرے مسلمان اس کے لئے کوئی منظم یا مستقل کوشش نہیں کر رہے۔ اور افریقن مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ اگر کچھ عرصہ تک ان سے بے توجہگی کی گئی تو [illegible]

ذلیل ہو کر رہ جائیں گے۔

اخبار احمدیہ

ہمارے مشن کے ہیڈ آفس نیروبی سے پندرہ روزہ "اخبار احمدیہ" نکلتا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کا خلاصہ اور مرکزی اور مقامی خبریں۔ اعلانات اور ہدایات جماعتوں کے لئے چھپتی رہتی ہیں۔ گذشتہ تین ماہ میں خاکسار نے اس کے چودہ صفحات لکھ کر سائیکلوسٹائل کئے۔ اور جماعتوں اور افراد کو بھجوائے۔ اس سے جماعت میں بیداری اور مرکز سے وابستگی کو قائم رکھا جاتا ہے اور ضروری حالات سے انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔

تبلیغی کلاس

خدام الاحمدیہ نیروبی کے زیر انتظام تبلیغی کلاس کا اجرا کیا گیا ہے۔ اس میں ہفتہ میں دو بار نوجوانوں اور بچوں کو مسائل بتلائے جاتے ہیں۔ اور ضروری آیات و احادیث یاد کرائی جاتی ہیں۔ نوجوان اور بچے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔

طباعت لٹریچر

سواحیلی نماز کی کتاب ختم ہو رہی ہے۔ اسے دوبارہ چھپوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس کی نظر ثانی کی اور پروف ریڈنگ کی۔ نئے عربی بلاکوں کے ساتھ اسے بہتر صورت میں چھپوایا جا رہا ہے۔ ہمارے تمام سواحیلی اور انگریزی لٹریچر میں اس کی سب سے زیادہ مانگ ہے۔ اور بکثرت خریدی جاتی ہے۔ اب اس کا پانچواں ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔

ایک کتاب "اسلام اور غلاموں کی آزادی" جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف کا سواحیلی ترجمہ ہے۔ دس سال قبل طبع کرائی گئی تھی۔ اور اب نایاب ہو چکی ہے۔ اس کے آرڈر بھی موصول ہو رہے ہیں۔ اسے دوبارہ چھپوانے کے لئے اس کی نظر ثانی کی۔ عیسائی سکولوں میں طالب علموں کو بتایا جاتا ہے۔ کہ [illegible]

نے افریقنوں کو زبردستی پکڑ کر انہیں دوسرے ملکوں میں لے جا کر بیچا۔ یہ کتاب نہایت عمدہ طریق پر اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ مبارکہ اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق کو بیان کرتی ہے۔ گذشتہ دنوں زنجبار کے ایک اخبار میں غلامی کے متعلق دو مضامین شائع ہوئے۔ جن میں لفظ بلفظ اس کتاب سے مضمون لیا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "کشتی نوح" کے سواحیلی ترجمہ کو دوسری بار طبع کروانے کے لئے اس کی نظر ثانی کی۔ ایک انگریزی اشتہار Islam on the march in Africa چھپ رہا ہے۔ اس کی پروف ریڈنگ کی۔ اس میں یورپین مصنفین اور انگریزی اخبارات و رسائل کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام اس ملک میں سرعت سے ترقی کر رہا ہے۔

متفرق:۔ لٹریچر کے متعلق تمام خطوط و استفسارات کا جواب دیتا رہا۔ بذریعہ ڈاک ایجنٹوں اور افراد کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ ایک سو بیس خطوط اس سلسلہ میں لکھے۔ ترجمہ پارہ اول بزبان یوگنڈا کی طباعت وغیرہ کے سلسلہ میں کام کیا۔ ایک خط ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ میں Working mothers کے متعلق لکھا۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ عورت کی اصل جگہ اس کا گھر ہے۔ دفتر یا کارخانہ نہیں۔ اس ملک میں اب سمجھدار طبقہ میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ عورت کا کام کمانا نہیں ہے۔ گذشتہ دنوں ایسٹ افریقہ ویمنز لیگ کی صدر کا جو ایک یورپین لیڈی ہے بیان چھپا تھا۔ کہ عورتوں کے کام کرنے کی وجہ سے بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہو رہی۔ بہت سی طلاقوں کا باعث بھی یہی عورتوں کی ملازمت ہو رہی ہے۔ خاکسار نے اس بیان کی تائید میں لکھا۔ اور ایشین عورتوں کو توجہ دلائی۔ کہ جس طرزِ معیشت سے یورپین اقوام تنگ آ چکی ہیں۔ ہمیں بھی اس سے بچنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چشم حقیقت بین نے آج سے کئی سال قبل فرمایا تھا۔ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

اللہ تعالیٰ اسے دن لائے۔ کہ وہ روحانی انقلاب جلد لائے۔ اور اس ملک کے باشندوں کو بھی اسلام کے نور سے منور کرے۔ اللّٰھم آمین۔

حصہ آمد کے موصی اصحاب توجہ فرمائیں

بجٹ فارم آمد کا پُر کرنا کیوں ضروری ہے

گذشتہ چند مہینوں میں متعدد مرتبہ بذریعہ اعلانات اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ حصہ آمد کے موصی اصحاب کے حسابات کی درستگی اور تکمیل کا انحصار ان کی طرف سے بجٹ فارم آمد پُر ہو کر آنے پر ہے۔ یعنی جب تک بجٹ فارم آمد ان کی طرف سے پُر ہو کر نہ آئیں اور وہ یہ نہ بتائیں کہ گذشتہ سال ان کی آمدنی کتنی تھی اس وقت تک دفتر کوئی حساب نہیں کر سکتا۔ کہ گذشتہ سال انہوں نے اپنی حصہ آمد کی رقم وصیت کے مطابق ادا کر دی ہے یا نہیں فرض کریں کہ حصہ آمد کے ایک موصی کی ماہوار آمدنی مئی ۵۵ء سے اپریل ۱۹۵۶ء تک ایک سو روپیہ ماہوار یعنی بارہ سو روپیہ سالانہ تھی۔ (جس کا دفتر کو کوئی علم نہیں ہے) اور موصی نے اس سال اپنی اس آمدنی کا وصیت کے مطابق پورا حصہ بھی ادا کر دیا ہے مگر جب دفتر سے بجٹ فارم آمد اسے بھیجا جاتا ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی سالانہ آمد بتائے لیکن وہ اس فارم کو پُر کر کے واپس نہیں کرتا تو دفتر کو کس طرح معلوم ہو کہ اس نے اپنی آمد کا پورا حصہ اپنی وصیت کے مطابق ادا کر دیا ہے یا اس کی طرف بقایا ہے یا دفتر کی طرف اس کا فاضلہ ہے حسابی نقطہ نگاہ سے دفتر کو یہ تسلی تو صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ وہ بجٹ فارم پُر کر کے واپس کر دے اور لکھ دے کہ میری آمدنی مئی ۵۵ء سے اپریل ۵۶ء تک سو روپیہ ماہوار کے حساب سے بارہ سو روپیہ سالانہ تھی۔ تب دفتر دیکھے گا کہ اگر اس کی وصیت آمد کے دسویں حصہ کی ہے تو کیا اس نے ایک سو بیس روپے ادا کر دیئے ہیں اور اگر وصیت نویں حصہ کی ہے تو کیا ۱۳۳/۵ روپے ادا کر دیئے ہیں اور اگر وصیت آٹھویں حصہ کی ہے تو کیا ڈیڑھ سو روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس

اس وقت ایک کثیر تعداد حصہ آمد کے موصی اصحاب کی ایسی ہے جن کی سالانہ آمدنیاں ہمیں معلوم نہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کی طرف سے رقوم داخل خزانہ ہو کر ہمارے کھاتوں میں آ چکی ہیں۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کا حساب ان کی وصیت کے مطابق صاف ہے یا وہ بقایا دار ہیں یا دفتر پر ان کا فاضلہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے بجٹ فارم پُر کر کے واپس نہیں کئے اور اپنی سالانہ آمدنی نہیں بتائی۔ حالانکہ ان کو بجٹ فارم نہ صرف براہ راست ہی بھیجے گئے بلکہ کافی انتظام کے بعد مقامی عہدیداروں کی معرفت بھی ارسال کئے گئے۔ اور اس کے علاوہ خط و کتابت سے بھی تقاضا کیا جاتا رہا۔ مگر وہ خاموش ہیں اور کوئی جواب نہیں دیتے۔ ایسے اصحاب سے گذارش ہے کہ جب انہوں نے جذبۂ اخلاص کے ساتھ وصیت کی ہے۔ تو پھر اس جذبۂ اخلاص کے ساتھ اپنی وصیت کو پورا کرنے کے لئے نظام سلسلہ کی طرف سے جو مطالبات ہوں ان کا بھی جلد جواب دینا چاہیئے اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قواعد منظور شدہ کی رو سے صرف وہی موصی بقایا دار نہیں ہے جو اپنا حصہ چھ ماہ ادا نہیں کرتا بلکہ وہ موصی بھی بقایا دار سمجھا جاتا ہے جو اپنا بجٹ فارم پُر کر کے واپس نہیں کرتا اور اس کی وصیت بھی منسوخ ہو سکتی ہے بلکہ اگر کوئی خاص وجہ نہ ہو تو قاعدہ کی وجہ سے منسوخ ہو جانی چاہیئے۔ قاعدہ کا مفہوم یہ ہے کہ

حصہ آمد کے موصی اصحاب سے ان کی اصلی سالانہ آمدنی معلوم کرنے کے لئے دفتر سے صرف دو مرتبہ لکھا جانا کافی ہے۔ پہلی مرتبہ بذریعہ عام ڈاک بجٹ فارم بھیجے جائیں۔ ایک ماہ تک جواب نہ آئے تو دوسری مرتبہ یہ فارم بذریعہ رجسٹری بھیجے جائیں۔ پھر بھی ایک ماہ تک جواب نہ آئے تو ان کا معاملہ مجلس کارپرداز میں پیش کیا جائے۔

اور مجلس کارپرداز مناسب سمجھے تو مزید کارروائی کے لئے دفتر کو ہدایت دے اور مناسب سمجھے تو اسے بقایا دار قرار دے کر وصیت منسوخ کر دے۔ اب اسے دفتر کی فرض شناسی یا بے جا رعایت اور غفلت سمجھ لیجئے کہ وہ ایسے اصحاب کو مہلت اور ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے اور دو مرتبہ بجٹ فارم بھیج کر قاعدہ کے خلاف پھر چٹھیوں کے ذریعہ براہ راست اور مقامی عہدہ داران کے توسط سے یاددہانیوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔ ورنہ حق یہ ہے کہ ایسے موصیوں کا معاملہ منسوخی وصیت کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دینا چاہیئے۔

غیر تعلیم یافتہ اصحاب کی طرف سے تساہل ایک حد تک نظر انداز کیا جا سکتا ہے لیکن زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ بعض اہم اور شہری جماعتوں کے تعلیم یافتہ اور ذمہ عہدہ دار بھی اس مرض میں مبتلا ہیں اور وہ بھی کئی کئی سال اپنی آمدنیاں نہیں بتاتے۔ گو کم و بیش چندہ بھیجتے رہتے ہیں لیکن جب انتخاب کا وقت آتا ہے اور ان کو حسب قواعد بقایا دار تصور کر کے ان کے انتخاب پر اعتراض کیا جاتا ہے تو پھر ان کو شکایت پیدا ہوتی ہے اور وہ دفتر پر رنج و غصہ کا اظہار کرتے ہیں مگر یہ رنج اور غصہ ناحق ہوتا ہے۔ کیونکہ دفتر قواعد مقررہ کے مطابق یہ کارروائی کرنے کا مجاز اور مستحق ہوتا ہے اور وہ قواعد جن کی رو سے وہ زیر اعتراض ہوتے ہیں وہ ان کے اپنے یا ان کے نمائندوں کے ہی بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔

پس اس مفصل اعلان کے ذریعہ حصہ آمد کے موصی اصحاب سے گذارش ہے کہ جن کے پاس بجٹ فارم پہنچ چکے ہیں یا آئندہ پہنچیں مہربانی فرما کر وہ اس پر اپنی سالانہ آمدنی لکھ کر پندرہ بیس دن یا زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک واپس کر دیں۔ اور یاددہانیوں کا انتظار نہ کریں۔ یہ کوئی خوبی کی بات نہیں ہے کہ بار بار مختلف ذرائع سے یاددہانیوں اور رجسٹریوں پر سلسلہ کا مال اور کارکنان کا وقت صرف ہو۔ بیدار آدمی کو پہلی ہی آواز پر جواب دینا واجب ہے۔ اور موصی سے زیادہ اور کون بیدار ہو سکتا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے ایک خاص عہد کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حفظ قرآن مجید

رمضان المبارک قریب آ رہا ہے اور بہت سی جماعتوں کی طرف سے اس موقع پر مرکز سے حفاظ کا مطالبہ ہوتا ہے مگر حفاظ کی قلت کے باعث بعض جماعتوں کا مطالبہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہماری جماعت میں حفاظ کی تعداد زیادہ ہو تو مرکز تمام جماعتوں کا مطالبہ پورا کر سکتا ہے۔ ویسے بھی حفظ قرآن بہت بڑی نعمت ہے اور انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون کا وعدہ الٰہی پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے جماعت کے امراء وصدر صاحبان حفظ قرآن کی طرف بھی توجہ فرمائیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں سے ذہین و حفظ قرآن کا شوق رکھنے والے بچوں کو جو خواہ بینا ہوں یا نابینا مرکز میں بھجوائیں۔ نظارت تعلیم کے ماتحت جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک کلاس حفظ قرآن کی جاری ہے۔ جس میں حفظ قرآن کے علاوہ کچھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور ہونہار ذہین اور قابل امداد طلباء کو نظارت تعلیم کی طرف سے گزارہ کے لئے وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت کو اس طرف توجہ فرما کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

حافظ شفیق احمد [illegible] حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ

دعائے مغفرت

مکرم ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب بھیروی ریٹائرڈ ڈرائنگ ماسٹر ڈیڑھ سال بعارضہ بلڈ پریشر بیمار رہ کر ۸ مارچ ۵۷ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جماعت بھیرہ کے کئی عہدوں پر مقرر رہے اور آپ نے بہت سی دینی خدمات سرانجام دیں۔ آپ میں خدمت خلق کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ اپنی ملازمت کے دوران میں غریب لڑکوں کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے اور ان کو فیس اور دیگر تعلیمی مراعات دلانے میں مشغول رہتے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے حد عشق تھا اور مرکز میں بار بار آنے کا شوق رکھتے تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۶۵ سال تھی آپ نے اپنے بعد تین لڑکے اور چھ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ماسٹر صاحب مرحوم کے بلندئ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی عزیزم منور احمد کا بچہ حفیظ احمد چند دن بخار آنے کی وجہ سے مورخہ ۱۸/۳/۵۷ بعمر پونے دو سال وفات پا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب والدین اور دیگر اقرباء کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔

خاکسار بشارت احمد بشیر

سال ختم ہونے سے پہلے بجٹ آمد چندہ جات کو پورا کرنا ضروری ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ اسلئے تمام احباب سے التماس ہے کہ آخری مہینہ کا چندہ ادا کرنے میں دیر نہ لگائیں۔ اور اگر کسی دوست کے ذمہ کچھ بقایا ہو۔ تو وہ بھی جلد ادا کر دیں۔ اسی طرح دیہاتی جماعت کے احباب نے اگر سال رواں کا چندہ ابھی پورا نہ کیا ہو۔ اور پچھلا بقایا خواہ کچھ بھی ہو۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں ادا کر دیں۔ کارکنان مال کو چاہیئے کہ وہ وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز کو بھجواتے جائیں۔ تا وہ رقوم ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔

جو جماعتیں منی آرڈر کے ذریعہ رقوم بھجواتی ہیں۔ انہیں رقم بھجوانے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بعض دفعہ پندرہ پندرہ دن تک یہ منی آرڈر ربوہ کے ڈاکخانہ میں پڑے رہتے ہیں۔ اور محکمہ ڈاک کے بڑے دفتروں کی طرف سے نقدی نہ آنے کی وجہ سے تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ۱۰ یا ۱۵ اپریل کے بعد جو رقوم مقامی جماعتوں کو وصول ہوں وہ دیر ہو جانے کے خدشہ سے اس مہینہ بھجوائی ہی نہ جائیں۔ نہیں۔ بلکہ مہینہ کے آخر تک کی وصول شدہ رقوم بھی ضرور بھجوا دی جاویں۔ کیونکہ ہر منی آرڈر کے تقسیم ہونے میں لازمی طور پر دیر نہیں ہوتی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی جماعت ۲۵ اپریل کو ایک منی آرڈر بھجوائے۔ اور اس کی رقم ۳۰ اپریل سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو مل جائے

غرض ماہ اپریل میں وصول شدہ چندہ خواہ کتنی ہی قلیل رقم کیوں نہ ہو مہینہ ختم ہونے سے پہلے مرکز کو بھجوا دینا چاہیئے۔ زیادہ رقم جمع ہونے کے خیال سے وصول شدہ رقم روکنی نہیں چاہیئے۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں جو رقم وصول ہو۔ وہ فوراً بھیج دی جائے۔ بعد میں جوں جوں وصول ہو۔ ساتھ کے ساتھ بھیجتے رہیں۔

ماہ اپریل میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی کے لئے غیر معمولی جدوجہد درکار ہے۔ کیونکہ بہت سی جماعتوں کا سال رواں کا چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ابھی پورا نہیں ہوا۔ جماعتوں کی ترقی اور بہبودی میں عہدہ داروں کو بھی بہت دخل ہے۔ پس جن عہدہ داروں نے سال کے دوران میں غفلت یا سستی کی ہو۔ وہ اب اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ اور جن عہدہ داروں نے سال بھر شوق اور محنت سے کام کیا ہے۔ وہ اس مہینہ مزید ثواب کما سکتے ہیں۔ مجلس مشاورت کے نمائندوں پر بھی بڑی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ان کی رائے اور مشورہ کے مطابق بجٹ بنایا جاتا ہے۔ پس ان کا بھی فرض ہے کہ بجٹ پورا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔

اس وقت تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں اصل آمد میں صرف قریباً ایک لاکھ روپیہ کی کمی رہ گئی ہے۔ پچھلے سالوں میں ہمیشہ آخری ہفتہ میں نسبتاً زیادہ وصولی ہوتی رہی ہے۔ اسلئے امید ہے اس سال بھی یہ کمی پوری ہو جائے گی۔ لیکن اسی صورت میں جب احباب اور عہدہ دار مل کر کوشش کریں۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ یہ کمی خود بخود پوری ہو جائے گی۔ تو ظاہر ہے کہ وہ شخص غلطی پر ہو گا۔ ویسے مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ کمی سال ختم ہونے سے پہلے ضرور پوری ہو گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ کیونکہ مجھے پورا وثوق ہے کہ اللہ تعالےٰ کا سایہ ہماری جماعت پر ہے۔ اور اس کے فضل و کرم سے جماعت کو ایسے احباب میسر ہیں۔ جو تن من اور دھن سے اس کی خدمت کرنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تعلیم القرآن کلاس، زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بر موقعہ رمضان المبارک ۵۷ء

امسال بھی حسب سابق انشاء اللہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام پاکستانی لجنات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ سے اس میں کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں۔

آنے والی ممبر کو اردو لکھنا پڑھنا اور ناظرہ قرآن کریم بخوبی آتا ہو۔ کھانے اور رہائش کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمے ہو گا۔ سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ضروری تصحیح

۲۷ مارچ ۵۷ء کے الفضل میں سہو کتابت سے ملک بشیر احمد صاحب کے اعلان نکاح میں "عتیقہ تسنیم" کی بجائے عتیقہ تسنیم اور ۲۰ جنوری کی بجائے ۲۰ فروری لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری پشت پر ایک دیرینہ پھوڑا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے نیز میری بیوی بھی مدت سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت بے چینی ہے۔ احباب جماعت ہماری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ میرے لڑکے مقبول احمد نے دوسری دفعہ میٹرک کا آخری امتحان دیا ہے اور اس کے لئے یہ آخری چانس ہے۔ اس کے لئے نیز دیگر عزیزان کی امتحانوں میں کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۴ ج ب لائلپور

(۲) میری بیوی امراض چشم میں مبتلا ہے۔ بینائی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جملہ امراض سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور بینائی تا زندگی قائم اور سلامت رکھے آمین۔ سید عبدالغنی شاہ مٹھہ ٹوانہ۔ ضلع سرگودھا۔

(۳) بندہ بیمار ہے۔ طبیعت نہایت کمزور اور مضمحل ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ نیز خاکسار نے امسال حج کی بھی تیاری کی ہوئی ہے۔ احمدی احباب کوشش کریں کہ کسی مقام پر اکٹھے ہو جائیں تا یہ مبارک سفر زیادہ بابرکت ہو جائے۔

ملک حسن محمد خاں قادیانی حال مقام اللہ آباد۔ ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور

(۴) میرے لڑکے عزیزم ادریس احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور دوسرے لڑکے منیر احمد کا ایف۔ ایس سی کا امتحان ۷ اپریل کو شروع ہو گا۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ بیگم ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ۱۰۷ سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

(۵) میں طویل عرصہ سے جگر کی امراض میں مبتلا ہوں اور حالات پریشان کن ہیں۔ احباب جماعت میرے لئے دعا فرمائیں۔ سید اختر گیلانی کلرک دفتر تعلیم الاسلام ہائی سکول ننگے ضلع گجرات

(۶) میری والدہ صاحبہ بیوہ صوفی تصور حسین صاحب بدستور بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ دختر صوفی تصور حسین محلہ دارالرحمت شرقی

(۷) عزیزم محمد اشرف و مبشر احمد سٹوڈنٹس ٹی۔ آئی کالج ربوہ امسال فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام نبی کلرک دفتر الفضل۔ ربوہ

(۸) خاکسار امسال ایف۔ اے سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت بالخصوص بزرگان سلسلہ سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ عبدالرشید طارق گنج مغلپورہ۔ لاہور

(۹) میری دو لڑکیاں اس سال ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان لاہور کالج فار ویمن لاہور سے دے رہی ہیں احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد حسین از ٹبورا (برٹش ایسٹ افریقہ)

(۱۰) ۲۰ مارچ ۵۷ء کو روشن دین صاحب احمدی سابق ڈپو ہولڈر محمدی پارک فیروزپور روڈ کو زخم آیا جو میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ میاں محمد یوسف ۲۱۲ فیروزپور روڈ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

(۱۱) میرا لڑکا محمد اسلم نواسہ میاں نور الدین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ والد محمد اسلم تاجر کھاریاں ضلع گجرات

(۱۲) میرے ماموں بابو قدرت اللہ خاں صاحب کی دو بچیاں کالی کھانسی سے بیمار ہیں۔ نیز میرا بچہ بابو قدیر بخار سے بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

محمد ذکا اللہ خاں۔ پتوکی

کراچی کے مہاجرین کی آبادکاری پر تین کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے

مہاجر کنونشن میں وزیر اعظم حسین شہید سہروردی کا اعلان

کراچی ۳۰ مارچ وزیر اعظم حسین شہید سہروردی نے کہا ہے۔ اس سال کراچی میں بے خانماں مہاجرین کی آبادکاری کے لئے تین کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا آپ نے بتایا کہ اس سے پہلے کبھی کسی حکومت نے ایک سال میں اس مقصد کے لئے ۷۵ لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ نہیں کی تھی۔

وزیر اعظم نے کل سہ پہر کراچی میں مہاجر کنونشن کا افتتاح کیا۔ اس میں دس ہزار سے زائد افراد شریک تھے۔

آپ نے کہا "میں کراچی میں مہاجرین کی مکمل آبادکاری کے لئے جامع منصوبہ تیار کر رہا ہوں۔ مکمل آبادکاری سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ مہاجرین کو ایک قطعہ اراضی دے دیا جائے اور پھر ان کی خبر نہ لی جائے"

آپ نے کہا "مکمل آبادکاری کا مطلب یہ ہے کہ منظم شہری منصوبہ بندی کی جائے۔ آبادیوں میں سڑکیں اور شفاخانے تعمیر کئے جائیں۔ وہاں تعلیمی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ پانی بجلی اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کا معقول انتظام کیا جائے"

وزیر اعظم نے بتایا کہ مہاجرین کے لئے ڈرگ روڈ اور لانڈھی میں دو اور بستیاں بسانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ان پر ایک کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ لانڈھی کو کراچی سے ملانے کے لئے ایک نئی سڑک بھی تعمیر کی جائے گی جس سے ان دونوں کا فاصلہ گیارہ میل کم ہو کر صرف نو میل رہ جائے گا۔ اس سڑک کے اطراف کی زمین مہاجرین کو پٹے پر دی جائے گی اور انہیں ملکیت کے حقوق بھی دیئے جائیں گے۔ مسٹر سہروردی نے مزید کہا کہ حکومت مکانوں کی تعمیر کا مرکزی ادارہ جلد ہی قائم کر دے گی۔

آپ نے بتایا کہ وفاقی دارالحکومت میں فوری طور پر پچاس ہزار اور بعد میں دس ہزار مکان بنانے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ ان میں سے ساڑھے سات ہزار مکان ایک ہفتے کے اندر تعمیر ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ وکٹوریہ روڈ پر مہاجرین کے لئے ایک کئی منزلہ عمارت کی تعمیر کے لئے بھی ایک کروڑ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے

وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ کنونشن میں بے خانماں افراد کی آبادکاری کے لئے تعمیری تجویزیں پیش کی جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ حکومت کو ان میں سے جو بھی تجویز بہتر معلوم ہوگی وہ اسے قبول کر لے گی۔

یہ کنونشن مسٹر سہروردی کی صاحبزادی بیگم اختر سلیمان نے بلائی ہے۔ وزیر اعظم نے ان کے جذبہ اور کام کی تعریف کی۔

کل کے اجلاس سے بیگم اختر سلیمان اور کنونشن کے سیکرٹری مسٹر عبدالرحیم نے بھی خطاب کیا۔ اور مہاجرین کی مشکلات اور مطالبات بیان کئے۔

طلباء کے لئے وظائف

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے فوجیوں اور سابق فوجیوں کے بچوں کو امدادی تعلیمی وظائف جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وظائف سکولوں اور کالجوں کے طلباء کو دیئے جائیں گے۔ خواہش مند احباب اگر اس رعایت سے استفادہ کرنا چاہیں تو سیکرٹری ایڈوائزری کمیٹی معرفت پی۔ ڈبلیو۔ ایس۔ آر فنڈ ۶۰ میورو روڈ لاہور یا اپنے حلقہ کے سولجر بورڈ کے دفاتر سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارموں پر دینی لازمی ہیں جو متذکرہ بالا دفاتر سے مل سکیں گی۔ کلاسز کے مطابق فارم بھجوانے لازمی ہیں۔ یہ درخواست فارم یکم اپریل ۱۹۵۷ء سے قبل سیکرٹری ایڈوائزری کمیٹی مسٹر کو پہنچنی ضروری ہیں۔ (ناظر تعلیم)

اعلان دار القضاء

مکرم جمعدار فضل الدین صاحب اوورسیر ربوہ نے مکرم حاجی غلام حیدر صاحب چک ۳۲ ملکے وال ضلع سرگودھا کے خلاف مبلغ ۵۰۰/ روپے بابت بقایا اجرت نگرانی تعمیر مکان حاجی صاحب واقع ربوہ دلانے کے لئے درخواست دی ہے۔ اس کی پیروی کے لئے مورخہ ۶ اپریل ۱۹۵۷ء (۶/۴/۵۷) بوقت دو بجے بعد دوپہر دفتر دارالقضاء ربوہ میں حاجی صاحب موصوف پہنچ جائیں۔ چونکہ ان کو عام طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

وزیر اعظم سے گورنر مغربی پاکستان کی بات چیت

صوبائی بحران کے متعلق قطعی فیصلہ لاہور سے وزیر اعظم کی واپسی پر ہوگا

کراچی ۳۰ مارچ۔ مغربی پاکستان کے سیاسی بحران کے متعلق کل وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی سے ملاقات کی۔

ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مرکزی حکومت مغربی پاکستان کا بحران ختم کرنے کے لئے کیا قدم اٹھائے گی۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ لاہور سے وزیر اعظم سہروردی کی واپسی پر ہی مغربی پاکستان کے بارے میں کوئی دوٹوک فیصلہ کیا جائے گا۔ وزیر اعظم ۳۱ مارچ کو لاہور جا رہے ہیں۔

دریں اثنا یونائیٹڈ پریس نے اطلاع دی ہے کہ مغربی پاکستان کے بارے میں مرکز اور صوبہ کے رہنماؤں میں اعلیٰ سطح کی جو بات چیت ہو رہی ہے وہ کچھ آگے بڑھی ہے خیال ہے کہ آج رات یا کل تک زیر بحث تجاویز کو کوئی قطعی شکل دے دی جائے گی ان تجاویز کا مقصد صوبہ میں جمہوریت بحال کرنا ہے۔ لیکن ابھی یہ بتانا مشکل ہے کہ مکمل مفاہمت میں کتنی دیر لگے گی

بیان کیا جاتا ہے کہ مرکزی رہنما قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے مغربی پاکستان کا بحران ختم کرنے کے خواہاں ہیں۔

مینن کے بیان پر سیاسی حلقوں کا تبصرہ

کراچی ۳۰ مارچ بھارت کے وزیر بے قلمدان مسٹر کرشنا مینن نے پرسوں کشمیر میں رائے شماری کے متعلق جو بیان دیا تھا کراچی کے سیاسی حلقوں نے اسے مضحکہ خیز اور زبانی جمع خرچ قرار دیا ہے۔

مسٹر مینن نے راجیہ سبھا میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ ہم نے یہ نہیں کہا ہے کہ کشمیر میں رائے شماری کی پیشکش ختم ہو گئی ہے۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ پہلے ریاست میں پاکستانی جارحیت کے خلاف ہماری شکایت پر غور کیا جائے۔

کراچی کے سیاسی حلقوں نے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر مینن نے اس بیان کے ذریعے دنیا کی نظروں میں بھارت کا کھویا ہوا وقار بحال کرنے کی ایک کمزور سی کوشش کی ہے۔ ان حلقوں نے کہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت نے اب تک رائے شماری سے قطعی انکار نہیں کیا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بھارتی لیڈر پاکستان کی جارحیت کا سوال بڑی دیر کے بعد اٹھا رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی تھا تو بھارت نے رائے شماری کے سمجھوتے پر دستخط کیوں کئے تھے؟ پاکستانی جارحیت کے متعلق احتجاج کرنے کا اصل وقت وہی تھا۔

محترمہ امام بی بی صاحبہ کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا فخر حاصل تھا۔ علاوہ ازیں دو مرتبہ آپ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے منشی محمد ابراہیم صاحب دفتر مینیجر الفضل میں اکاؤنٹنٹ ہیں۔ دوسرے بیٹے منشی محمد اسمٰعیل کراچی میں ملازم ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرمی قاضی سعید احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ کا چھوٹا لڑکا بعمر تقریباً دس ماہ مورخہ ۱۸/۳/۵۷ بوقت صبح پانچ بجے فوت ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین

ملک منور احمد جاوید
نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ

پنڈت نہرو پھر لیڈر چن لیے گئے

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ کل یہاں پنڈت نہرو کو ایک بار پھر کانگرس کی پارلیمانی پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔ آپ کے مقابلے میں کوئی اور نام پیش نہیں کیا گیا۔ انتخاب کے بعد پنڈت نہرو نے کانگرسی پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کسی شخص کے لئے طویل مدت تک وزیر اعظم بنے رہنا بڑا مشکل اور صبر آزما ہوتا ہے۔ اس لئے ہونا یہ چاہیئے کہ اگر پارٹی میں اور بھی لوگ موجود ہوں تو انہیں موقع دیا جائے۔